6976 ـ غسل كرتے وقت ننگا ہونے كا حكم

سوال

كيا ننگا ہو كر غسل كرنا جائز ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

جی ہاں آدمی كے ليے بے لباس اور ننگا ہو كر غسل كرنا جائز ہے، كيونكہ نبی كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے اس كا ثبوت ملتا ہے، جيسا كہ ام المؤمنين ميمونہ رضی اللہ تعالى عنہا بيان كرتی ہيں كہ:

" انہوں نے اور نبی كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ايك ٹب جس ميں آٹے كے اثرات لگے ہوئے تھے سے غسل كيا "

اور يہ بھی ثابت ہے كہ آپ صلى اللہ عليہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ تعالى عنہا كے ساتھ بھی غسل فرمايا، جيسا كہ بخاری اور مسلم ميں كئی ايك جگہ حديث موجود ہے.

غسل كرتے وقت جسم چھپانے كے وجوب كے متعلق نبی كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے كوئی بھی صحيح حديث ثابت نہيں، اگرچہ بعض سلف رحمہ اللہ غسل كرتے وقت پردہ كو ترجيح ديتے ليكن شريعت اسے واجب نہيں كرتی بلكہ صرف اتنا ہی كافی ہے كہ لوگوں كی نظروں سے اوجھل ہو سامنے ننگا نہ ہو.

بعض علماء كرام نے صحيحين كی حديث سے استدلال كيا ہے كہ بے لباس ا ور ننگے ہو كر غسل كرنا جائز ہے، جس ميں موسى عليہ السلام كا بے لباس اور ننگے ہو كر غسل كرنے كا ذكر ملتا ہے.

ديكھيں صحيح بخاری حديث نمبر (274) صحيح مسلم حديث نمبر (339).

امام نووی رحمہ اللہ نے اس حديث پر باب باندھتے ہوئے كہا ہے:

خلوت ميں ننگا اور بے لباس ہو كر غسل كرنے كے جواز كا بيان.

اور اسی طرح ايوب عليہ السلام كا بھی ننگے اور بے لباس ہو كر غسل كرنا ثابت ہے، جيسا كہ صحيح بخاری حديث نمبر (275) ميں بيان ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" پچھلے باب میں ہم بیان کر چکے ہیں کہ: خلوت میں ضرورت کے وقت شرمگاہ ننگی کرنا جائز ہے، اور یہ غسل کرنے، اور پیشاب کرنے، اور بیوی سے مباشرت کرنے کی حالت وغیرہ میں ہے، ان سب حالتوں میں خلوت کے اندر رہتے ہوئے ننگا ہونا جائز ہے.

لیکن ان سب حالات میں لوگوں کی موجودگی اور ان کے سامنے بے لباس ہونا حرام ہے.

علماء کرام کا کہنا ہے:

خلوت میں غسل کرتے وقت چادر وغیرہ باندھنا ننگے ہونے سے افضل ہے، اور غسل وغیرہ میں ضرورت کی مدت ننگا اور بے لباس ہونا جائز ہے، اور ضرورت سے زیادہ ننگے رہنا حرام ہے، صحیح یہی ہے....

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (4 / 32).

واللہ اعلم .